13

روحانیت کے لئے اخلاق بطور برتن کے ہیں

(فرمودہ ۶ مئی ۱۹۲۱ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

گو بخار کی شکایت تو ابھی مجھے ہے۔ لیکن حلق کی تکلیف میں افاقہ ہے اس لئے میں نے چاہا کہ مختصراً خطبہ پڑھوں۔

زمانے کی ضروریات اور زمانے کے تقاضے ہمیشہ انسانی اعمال پر اثر ڈالتے رہتے ہیں پھر علم کی ترقی اور تنزل کا اور مال کی ترقی اور تنزل کا بھی انسانی اعمال پر اثر ہوتا ہے۔ جس وقت کسی قوم میں علم کی ترقی ہوتی ہے۔ اس کو اعمال میں تغیر کی ضرورت ہوتی ہے اور جس وقت کسی قوم کے مال میں ترقی ہو۔ اس وقت اعمال میں بھی تغیر نمودار ہوتا ہے۔ باوجود اس تغیر کے پھر بھی بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جو کسی زمانے سے تعلق نہیں رکھتیں اور ان کا خیال کرنا ہمیشہ ضروری ہوتا ہے۔ اور ان کو مد نظر رکھے بغیر کسی زمانے اور کسی سوسائٹی میں انسان عزت سے نہیں دیکھا جاتا۔ وہ لوگ جو ان باتوں کو مد نظر نہیں رکھتے۔ اگر فرشتوں کی مجلس میں بھی بیٹھیں تو گذارہ نہیں کر سکتے۔

یہ باتیں دنیا کی ہر مجلس اور ہر سوسائٹی کے لئے ضروری ہیں۔ یہ باتیں کیا ہیں۔ یہ وہ اخلاق ہیں جن کی نگہداشت ایسی سمجھی گئی ہے کہ تمام انبیاء کی تعلیم میں ان کو مذہب کے ساتھ بیان کیا گیا۔ وہ مذہب نہیں ہیں مگر ان کے بغیر مذہب قائم نہیں رہ سکتا اس لئے تمام انبیاء کی تعلیم میں ان کو لیا گیا ہے ہم نہیں جانتے کہ آدم کے وقت کے لوگوں میں نماز تھی یا نہ تھی۔ روزہ تھا یا نہ تھا۔ اگر تھا تو کس قسم کا تھا۔ زکوٰۃ تھی یا نہ تھی۔ اگر تھی تو کس طرح کی تھی۔ اور کب فرض ہوتی تھی۔ اور اس کے مصارف کیا تھا۔ ہم یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کو کیسی نماز کی تاکید کرتے تھے۔ حج کراتے تھے یا نہ کراتے تھے۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ میں ان امور پر کیا تعلیم دیتے تھے۔ پھر ایران اور یورپ کے نبی یا اور جگہیں جہاں جہاں **ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر** (فاطر : ۲۵) کے مطابق نبی آئے۔ وہ نبی اپنی قوموں کو کیا

تعلیم دیتے تھے۔ ان میں نماز' روزہ' حج' زکوۃ' ختنہ' نکاح' طلاق کے مسائل کس طرح تھے اور تھے بھی یا نہ تھے۔

لیکن اس میں شبہ نہیں کہ گو ہم ان مسائل کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتے مگر ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ہمارے لئے حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ اسی طرح یہی حکم آدم کے وقت کے لوگوں کے لئے نوح کے وقت کے لوگوں کے لئے اور خواہ کوئی نبی ایران یں ہوا ہو۔ یا اٹلی میں۔ یا ایسے علاقوں میں کوئی نبی آیا ہو جن کو عذابوں نے اب بالکل غیر آباد اور چٹیل میدان بنا دیا ہو ان سب کی یہ تعلیم تھی کہ جھوٹ نہ بولو۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ جس نے ظلم کی تعلیم دی ہو۔ اور جس نے یہ کہا ہو کہ لوگوں سے خوش خلقی سے نہ پیش آؤ۔ نماز' روزہ' حج زکوۃ' نکاح کے مسائل میں اختلاف ہے۔ یہ باتیں ہر زمانے میں بدلتی رہی ہیں۔ لیکن یہ اخلاق کی تعلیم نہ بدلی ہے۔ نہ بدل سکتی ہے۔ بلکہ یہ تمام انبیاء کی ایک ہی تعلیم رہی ہے۔

ہمارے پاس ان انبیاء کی کتابیں نہیں جن میں ان کی تعلیم لکھی ہوئی ہو۔ لیکن آثار ہیں جو ان قوموں کے افکار میں پائے جاتے ہیں۔ اور نسلاً" بعد نسلٍ آ رہے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ یہ تعلیم تھی کہ جھوٹ سے پرہیز کریں۔ اور ظلم سے باز آئیں۔ ہم جنگل میں جاتے ہیں۔ اور ایسے جنگلوں میں پہنچتے ہیں جہاں ریل وغیرہ کا نام و نشان نہیں۔ اور جہاں تعلیم کا اثر نہیں۔ اور وہ ممالک جن کا دیگر ممالک سے تعلق نہیں۔ ان میں بھی یہ تعلیم پاتے ہیں۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ ان اقوام میں تعلیم نہ ہو۔ ان کے اعمال میں اختلاف ہو۔ لیکن باوجود امتداد زمانہ کے ان میں یہ بات ضرور ہے کہ جھوٹ اور ظلم بری چیزیں ہیں۔ اور اعمال و عقائد میں اختلاف بے حد ہو گا اور ہے۔ مگر ان اخلاق کے متعلق تعلیم ایک سی ہے۔

پس یہ احکام گو مذہب و روحانیت نہیں لیکن یہ مذہب کا جزو ہیں جن کے بغیر مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ سچ بولنا روحانیت نہیں۔ خوش خلقی مذہب نہیں مگر کوئی روح روح نہیں جس میں اخلاق نہیں۔ گویا اخلاق قشر ہیں جن میں ایمان کا مغز ہوتا ہے یہ گلاس ہیں جن میں شربت ہوتا ہے۔ کوئی روحانیت باقی نہیں رہ سکتی جس میں اخلاق نہ ہوں۔ جیسا کہ گلاس کے ٹوٹنے پر شربت کے بہ جانے میں کچھ شک نہیں ہوتا۔ اسی طرح اخلاق کے خراب ہونے سے مذہب اور روحانیت کا بھی کچھ نہیں رہ جاتا۔

میں اپنی جماعت کو اخلاق کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ مگر افسوس ابھی پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اور بہت ہیں جو توجہ نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ ہم نیک ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ گلاس کے پیندے میں یا اس کی دیوار کے ایک

طرف اگر سوراخ ہو جائے تو شربت اس میں نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اگر اخلاق میں نقص ہو تو روحانیت باقی نہیں رہتی۔

ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص تیل بازار سے خریدنے گیا برتن میں تیل ڈلوایا برتن چھوٹا تھا اور تیل زیادہ۔ بنئے نے کہا کہ تیل کچھ اور ہے۔ اس نے اس زائد تیل کے لینے کے لئے برتن کو الٹ دیا۔ کہ پینیدے میں تیل ڈ لوائے۔ جب اس نے پینیدے میں تیل ڈلوا لیا۔ اور برتن کو سیدھا کیا تو تمام تیل بہ چکا تھا اور سیدھا کرنے میں پینیدے کا تیل بھی بہ گیا تھا۔ گویا اس نے دونوں طرف کا تیل ضائع کر دیا۔

پس یہی حال اس شخص کا ہے۔ جو اپنے اخلاق کو نہیں دیکھتا۔ وہ محض اپنے حج یا زکوٰۃ یا نماز کو دیکھتا ہے۔ حالانکہ اخلاق کے بغیر کوئی چیز نہیں اور اگر غور کیا جائے یہ عبادتیں بھی قشر ہی ہوتی ہیں۔ روحانیت وہ تعلق ہے۔ جو خدا اور بندے میں ہوتا ہے۔ لیکن عبادتوں کے لئے بھی ایک قشر ہوتا ہے جو اخلاق ہے۔

میں کہنا تو اور بھی چاہتا تھا۔ مگر آواز نہیں چلتی۔ اس لئے ختم کرتا ہوں خدا تعالیٰ توفیق دے کہ آپ لوگ روحانیت پیدا کریں اور اخلاق درست کریں۔ کیونکہ اخلاق کی درستی سے روحانیت کا قیام ہے۔

(الفضل ۱۲ر مئی ۱۹۲۱ء)